منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم ومہر آمدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | کویان صفتہ سیرت مبرد محمدؐ

نمبر ۶ | مورخہ ۲۷ صفر المظفر ۱۲۹۰ھ ہجری روز جمعہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمد رسول اللہ

بو حمد خالق ونعت رسول — کہلتے تقریر موحد کی ہین پھول

لکھنؤ سے ایک شکوفہ جو رکا — یعنے پرچہ پادری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کے مانند حق کی راہ مین

نام رکھا شمس ہے اخبار کا — نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا

تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان والزام قبیح — سرور عالم پہ دہرتے ہین صریح

اور خصوصًا ہین جو کالے پادری — تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری

سوفیونکی طرح سے بے نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

کرکے تحریف سخن مین پل پیل — روغن سیر کو کہتے ہین تھلیل

الامان ای صانع چرخ کہن — مات بگری نیل کا ہی جوش زن

دین حق پر اپنی ہین ہم استوار — ہین دل و جان سے محمد پر نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا — نور منشور محمد مصطفا

سید الکونین ختم المرسلین — آخر آمد بود فخر الاولین

سارے منیون کے دل انصاف ہی — مدعا فی شیوہ اجلاف ہی

خود رو یمین گوہر عیسیٰ ہی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تثلیث کو کرتا ہی رد

قال حق ہی قل ہو اللہ احد — باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

بی پدر فرزند پیدا او کند — طفل در مہد گویا او کند

آدم و حوا کے کب باپ تھے — قدرت خالق سے تھے پیدا ہوے

وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا

اک خدا کو تین مین کرنا حلول — ہی سراسر شرک و نافہمی کی بھول

خوف خالق سے ڈرو ای مشرکو — اک خدا کو تین تیرہ مت کرو

دعوت تثلیث مین رکھا ہی کیا — ہین فقط دو اک چتوری متبلا

حاصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین — دین حق سے انکو بہرہ ہی نہین

مرغ و نان و سیم و زر ہی میز پر — سر بسر مٹی ہو رہی ہی تیز تر

عیش دنیا ہی مگر خواب و خیال — ساتھ جائیگا نہ یہ مال و منال

چاہتے ہو گر نجات اخروی — دین احمد کی کرو تم پیروی

چھوڑو ہٹ دہرمی مسیحی بھائیو — بحث ناحق متکرو کلمہ تبر ہو

بقیہ جواب شمس الاخبار نمبر ۱

شمس الاخبار ایک صاحب نعمان خان ایڈیٹر ان کے مضامین کو ہدیہ ناظرین بنائین۔ منشور محمدی صاحب شمس الاخبار جو نامہ عالم پناہی بجواب رقم ایک عیسائی کو حوالت کی سبب سے چھاپے اور مختصر کرنے کے طالب ہوے سو کاش اُسکو بہت کم کر کے چھاپتے تو خوب تھا۔ چھاپنے سے اس بات کا احتمال متوقع ہے کہ وہ جواب بہت معقول تھا اور اس مین راقم ایک عیسائی کو بڑی رسوائی تھی اس واسطے نہ چھاپے۔ شمس الاخبار فاما الجواب ہر چند صاحب علم الیقین ایڈیٹر جہان دیکھو وہان بڑے بڑے دعوے ہین اور ثبوت ایک دعوے کا بھی جنکو ہم ذیل مین لکھتے ہین منشور محمدی ہر چند محمد ظہیر الحسن صاحب بادی النظر مین صاحب علم الیقین ہین لیکن آپ تو کچھ صاحب علم الیقین معلوم نہین ہوتے اگر علم الیقین عین الیقین حق الیقین کی حقیقت سے واقف ہوتے اور اس سے متحقق ہوتے تو البتہ تحقیق کے درجہ اخیر کو لکھتے چونکہ کسی سے سنی سنائی بات تھی لکھ دئے اور صاحب ممدوح کو اپنے خیال مین محض خیالی بنا دئے ورنہ ایڈیٹر صاحب موصوف کو ہنوز تو پیر کسی کے الحمد للہ علی ذالک آپکی تحریر مین گستاخی اور بے ادبی کسی طرح کی نہین ادب گاہیست کہ بر زمین بوسہ زنند کو کہتے ہین سو بیمن ہین مرعی ہے آپکے بڑے بڑے

مسئلہ

دعوے ایسے ہین کہ جنکے مقابلہ مین تم ہین ہو ان کو ذیل مین لکھتے ہین ہم بھی اُس کے جواب ذیل مین لکھتے ہین شمس الاخبار صاحب موصوف فرماتے ہین کہ دین عیسائی منسوخ ہوا مگر اسکا ثبوت نہ دے سکے منشور محمدی کیا دین عیسوی کیا دین موسوی سب کے سب منسوخ ہوے یعنی انکا دورہ ہو چکا اب دین محمدی کا دورہ ہے یہہ کچھہ خفگی کا محل نہین تمہارا ارادہ یہہ ہے کہ منسوخ کو منسوخ سے ثابت نہ کر سکے یہہ محال کی طلب ہے خود قرآن مجید کی بعض آیت بعض سے منسوخ ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ تو دوسری منسوخ ہونا کیا معنی شمس الاخبار حالانکہ ہمکو زید اور بکر سے سند لینے کی کچھہ ضرورت نہین تاہم کہنا پڑا کہ وہ شخص جو اسلام کا ادعا کرے اور قرآن کو صاحب اسلام ہوگا یا اور کچھہ منشور محمدی کتاب اللہ کو چھوڑ کر زید و بکر کی سند لینا اس سے بڑی بے ایمانی کون! اس سے معلوم ہوا کہ تم کبھی کبھی زید و عمر کی سند بھی لیتے ہو کیونکہ کہتے ہو کتاب اللہ سے سند لینا فرض اور ضروری ہے زید و عمر سے سند لینا فرض کے درجے مین نہین بھلا کوئی زید ہو یا عمر قرآن مجید کے سوائے دوسرے کتب منسوخ نہین ہین کر کے کہا بھی تھا ایسا تو نہیں ظہیر الحسن صاحب کو قرآن ملاقی پر کے کہنا یہہ تمہارا ادعا ہے اور قرآن

صاحب کے معنی کو الشاہ بجواب شمس الاخبار دیکھیے
صاحب پیغمبر اسلام کو یونی قایل ہے کہ انزل التورٰ
والانجیل من قبل ہدی للناس پہلے کے تئین توریت
اور انجیل بنی لوگون کی ہدایت کے لئے اور مہیمن ظہور حسن
صاحب انکار کرتے ہین منشور محمدی واہ پادری
صاحب کے فہم کی خوبی ہے جو کہتے ہین انکار کرتے
ہین اصل کو چھوڑ دینا تو پادری صاحب کا کام ہی ہے
آیۃ شریف مین تنزیل قرآن کا اور انزال توریۃ و
انجیل کا بیان ہے چنانچہ ارشاد فرماتے ہین نزل
علیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ یعنے
اتارا تجھہ پر تھوڑی تھوڑی کتاب ساتھہ حق کے اگلی
کتابون کو سچا نہین توڑنے والی یعنے انمین توحید ہے تو
انمین توحید ہے ایمان نبوات کا بیان ہے تو اس مین
بھی ہے اور ایمان اخبار ہین تو اسمین بھی ہین اور
ایمان احکام ہین تو اس مین بھی ہین وانزل التورٰۃ
والانجیل من قبل ہدی للناس اور ایکبارگی اتارا
توریۃ و انجیل کو اُسکے آگے یعنے قرآن کریم کے ہدایت
کرتے تھے لوگون کو کیا من قبل کے لفظ مین زمانہ
ماضی کی تصریح نہین پس اس آیت شریف مین عدم
نسخ کی بات کہان ہے بلکہ اُس مین نسخ کی اشارت
ہے کیونکہ زمانہ حال کی کتاب کا اور زمانہ ماضی کے
کتب کا بیان ہے حال و ماضی ایکجا کسطرح جمع
ہو سکینگے ماضی گیا حال آیا ماضی منسوخ ہوا حال ناسخ

ہوا یہ بات ہر کوئی جانتا ہے باقی آئندہ۔

بقیہ جواب ہدایت المسلمین

ہدایت المسلمین بعض لوگ اس دنیا مین ایسے
کہتے ہین کہ الہام کی کچھہ ضرورت نہین ہے ہم اپنی عقل
سے کام کر سکتے ہین منشور محمدی کچھہ غلط نہین
کہتے ہین بھلا کہو دنیا کے لوگ سب کام اپنی عقل سے
نہین کرتے ہین اور کس سے کرتے ہین انھون نے کب
کہا کہ عقاید حقہ و اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ کے
مقدمات بھی اپنی عقل سے کر سکتے ہین اور الہام کی
کچھہ ضرورت نہین انکے قول مین تو ان مقدمات کا ذکر
نہین ہے تم انکے لئے ہر کام کے لئے الہام کی ضرورت
کیون بتلاتے ہو جب بتلاتے ہو تو اسکا جواب بھی معقول
پاتے ہو ہدایت المسلمین کیونکہ جہان مین جتنے
ارادہ موجود ہین یعنے دنیا کی چیزون کے دیکھنے سے
اور اپنے ہاتھ پانون منہہ ناک کان وغیرہ کے ملاحظہ
کرنے سے ہم معلوم کر لیتے ہین کہ فلان عضو یا فلان
شئی خداوند خدا نے فلان مطلب یا فلان ارادے سے
پیدا کی ہے منشور محمدی آثار ارادے کا مطلب کچھہ
اور ہے تمہاری تفسیر کچھہ اور اس سے اسکو کچھہ لگاؤ
نہین کیونکہ اُنکے قول مین آثار ارادے کا یہہ مطلب
ہے کہ دنیا مین جتنی چیزین موجود ہین اُسکی قدرت
کے آثار ہین جو ارادے کے بعد اُن شیا کے ساتھہ
تعلق پکڑے اسکا مطلب یہہ نہین کہ دنیا کی چیزون

کو دیکھنے سے اور دنیا کو ملاحظہ کرنے سے کہ فلان شخص
یا فلان شی کو خدا و ند تعالیٰ نے خلق کیوں کیا اسلیے پیدا
کیا ہے کر کے معلوم کر لینا بھلا کہو کیا لوگ جیسا کہتے ہین ویسا
معلوم ہوتا ہے سکل یہ سب باتین بھی انبیا کے ذریعے
سے ہی معلوم کرتے ہین ہم خوب سمجھتے ہین یہہ سب مقدمات
پادری صاحب کے تراشے ہوئے ہین والا عقلا اس
طرح کی بات پیت کبھی نہین کرینگے ہم انھین کی بات
چیت فرض کر لیکر جیسا سوال اسطرح کا جواب دیتے جاتے
ہین تا لوگ انکے سوالون کو کچھہ چیز نہ سمجھین اسی واسطے
حضرات ہندوستان اسطرح کے مہملات کے ذریعے
نہین ہوتے اگر ہوتے ہین تو جستہ جستہ تب بھی تضییع
اوقات جانتے ہین **ہدایت المسلمین** اور چونکہ ہمارے
اندر خدا تعالیٰ نے عقل کی ایسی روشنی رکھی ہے کہ جس سے
ہم نیک و بد مین تمیز کر سکتے ہین پس کچھہ ضرورت نہین
ہے کہ خدا کی طرف سے الہام ہو بدون الہام کے ہم اپنا
بندوبست صرف عقل کی مدد سے آپ کر سکتے ہین۔
منشور محمدی یہہ اور اسطرح کی عبارتین پادری
صاحب کی بنائی ہوی ہین کسی کے اقوال نہین ہین۔
کیا خلاق عالم انسان کے اندر عقل کی روشنی نہین
رکھا ہے جس سے نیک و بد کی تمیز کر کیا الہام کو
غیر الہام سے ممتاز کرنیکا مقدور الہام کو نیک غیر
الہام کو غیر نیک جاننے کی بابت الہام سے ہوی یا

عقل کی روشنی سے پھر اس الہام کی شناسائی مین بھی
کی ضرورت کہ ہر اگر کہنے والے یون کہتے کہ آخر کا بندا
اور دنیا کا سب کام ہم عقل کی مدد سے کر سکتے ہین الہام
کی کچھ ضرورت نہین تو اسپر اعتراض تھا اور تمکو بے معنی
جواب لکھنے کا کام تبھا قائل ایک وادی مین ہے آپ ایک
وادی مین ہو۔ فقط ؛ باقی آیندہ۔

غزل

جناب سیدہا دلیلی مغفور متخلص بخیود

درگذر میرے گناہون سے برائے مصطفےٰ
رحم کر بندہ ہون تیرا اے خدائی مصطفےٰ

یون تو ہین اور انبیا پر رب ہب لی امتی
تا دم آخر کہا کس نے سوای مصطفےٰ

دیدۂ باطن کو ہے منظور دیدے پاک
گوش دل رہتا ہی مشتاق صدائے مصطفےٰ

خود بلا بھیجا ملایک آکے فوراً لے گئے
تھا خدا کو کسقدر شوق لقائے مصطفےٰ

دلمین یا در وے انور کو جگہ کیونکر نہ دون
قابل اس اکی کے ہے شمع ولای مصطفےٰ

تا خدا پہونچے جو اس سے سلسلہ پیدا کرے
ہے کمند بام حق زلف دسائے مصطفےٰ

بیخبر اپنا پیر و مرشد جانتا ہون اسکو مین
جو جو بعد مصطفےٰ بیٹھے بجائے مصطفےٰ

چھاپہ خانہ راج پریس واقع معسکر بنگلور مین تمام سے منشی محمد قاسم غفر کے چھپا

مکہ معظمہ

قاسم الاخبار کے ایک معزز عنایت فرما کا عطامی نامہ مورخہ ۲۹ شہر ذیقعدہ مکہ معظمہ سے آیا ہے اوس کے دیکھنے سے یون معلوم ہوا کہ چون کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے راستے مین بدو لوگ حاجیون پر بڑی زبردستی کرتے ہین اور مسافرون کو لوٹ مار کر انکا مال و اسباب بہ جبر چھین لیتے ہین لہذا حضرت قیصر روم خلد اللہ ملکہ کو اس حال کی اطلاع ہونے سے نائرہ غضب سلطانی جوش زن ہو کر شریف مکہ کو حکم سلطانی بھیجا کہ ابھی لشکر ترک موجودہ مکہ مدینہ تیار ہو کر بدوون کی سر کوبی اور قتل و غارت پر آمادہ ہو جاوے چنانچہ بمجرد اصدار فرمان حضرت قیصر روم لشکر ترک مین جنگ کی تیاری ہونے لگی جب یہ خبر بدوون کے سرداروں کو پہنچی تو اونہون نے تمامی شیوخ بدوون کو اپنے روبرو بلایا آگے بدوون کی سرداری شیخ سعد نامی کے سپرد تھی یہ شخص رجب کے مہینے مین انتقال کیا اسکے آٹھ لڑکے ہین بڑے فرزند کو سرداری ملی ہے دولاکہ بدو اس کے تابع ہین الغرض جب سب بدو مع شیوخ یکجا جمع ہوئے تو اس نے علی الاعلان سلطان کے غضب اور بدوون کی پیچ کنی اور مسافر لوٹنے پر سلطان روم کا ارادہ بیانی کیا اور کہا کہ اب قریب لشکر ترک ہمارے پر چڑھا آتا ہے میرا باپ تمہارا سردار تھا تم زیادت نیکنامی اور صلح کی

زندگی کر مر گیا اب تمہاری سرداری میرے نام ہے کہو اس معاملے مین تمہاری کیا رائے ہے جب یہ تقریر اونہون کے گوش زد ہوا تو اونہون نے ایکزبان ہو کر عرض کیا کہ ایہا الامیر ہم اب تک تمہارے باپ کے تابع اور اوسی کے تابع تھے اب اون کا انتقال ہو کر ہماری قوم کی حکومت تمہارے ہاتھ آئی ہے اب جیسا تمہاری رائے ہے ہم ویسا عمل پیرا ہونگے اور ہم سب آپکے تابعدار و فرمانبردار ہین جو حکم کرینگے بسر و چشم اسکی تعمیل پر ہم تیار ہین تب سردار نے کہا اب میری یہ رائے ہے کہ ہم تین سال تک حجاج اور زایرین حضوصاً ترک کو کسیطرح کی تکلیف اور ایذا نہ دین پس جب ہم ایسا کرینگے تو ہمارا اجرا یہ اور درماہا جو قدیم الایام سے منجانب سلطان ملا کرتا تھا اور فی الحال شریف مکہ اسکو ہضم کر رہا ہے ملا کریگا اگر تین سال اسی صلح و امان کے ساتھ گذر جائین اور سلطان شریف سے ہمارا حق نہ دلوائے تو اس وقت اور دوسری تجویز کی جائیگی اس بات کو سب نے قبول کر لیا اب مقام بیر عباس سے رابق تک جہان شیخ سعد کا علاقہ ہے مسافر لوگ بآرام تمام چلے جاتے ہین آگے جو قافلون کو ڈر تھا اب اوس راہ مین ایک اونٹ پر از زر بے خوف و بیم چلے جاتا ہے بدو آپ حفاظت کرتے جاتے ہین یہان تک کہ دوسرے غیر بدو جو علاقہ سعد مین نہین ہین انکے لوٹنے مارنے کی

نگاہ کے لئے بہ دان کا بستہ قافلہ اور مسافرون کی
محافظت کے لئے متعین ہوا ہے جب یہ خبر لشکر ترک
مین پہنچی تو جنگ کی تیاری موقوف ہوگئی اب راہ مین کسی
طمع کا خوف وخلل نہین راہ بھر سونا اوچھالے تو بھی
کوئی کیسکو نہین پوچھتا۔ لشکر ترک برا جرار ہے جبکہ وہ
برای جنگ جاتا ہے تو دشمن کا زہرہ خوف سے آب
ہو جاتا ہے بھلا ہو اکہ صلح ہوگئی ورنہ لاکھون بدو
مارے جاتے فقط -

خاتمۂ مضمون تثلیث نصارا

فقیر مرزا موحد نے ہر چند چاہا کہ اس مضمون مین بہت
کچھ لکھا جاے مگر نتیجہ اس تحریر کا وہی ڈھاک کے تین
پات نظر آئے اور دیکھا کہ ہمارے علما معتبرین اسلام
نے اس مسئلہ کے ابطال مین ہزارہا مضامین لکھین ہوے
ہین کہ جسے دیکھکر کالے گوری پادری تین تیرہ ہورہے
ہین کیونکہ جس عیسائی نے اس مسئلہ کے ثبوت مین
قلم اوٹھایا ہے ناکام رہا ہے کیا معنی یہہ عیسائیون
کے غلطی صریحًا ہے کہ بیفائدہ باتون پر وہ زور مارتے
ہین اور نہ ہمین امید ہے کہ عیسائی لوگ اس ہٹہ دھرمی
سے باز آئینگے اور نہ توقع ہے کہ وہ اپنی غلطی کی اصلاح
کرین گے کیونکہ عقل اسے قبول نہین کرتی اور انجیل مین
تین اقانیم ایک خدا لکھا ہے۔ اور توریت مین پہلا حکم خدا
کا یہ ہے کہ تو میرے سامہنے کسی دوسرے کو خدا نہ
جاننا۔ لیکن انجیل مین یون لکھا ہے اس سے تم جا کے

جملہ

سب قومون کو باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے
بپتسما دیکے شاگرد کرو۔ اور ایسا بہی لکھا ہے کہ ہمارا
ایک خدا ہے جو باپ ہے جس سے ساری چیزین ہوئین
اور ہم اسی کے لئے ہین اور ایک خداوند ہے جو مسیح ہے
جس کے سبب سے ساری چیزین ہوئین اور ہم اوسی کے
وسیلے سے ہین اور بعضی جگہ ایسا بہی لکھا ہے کہ اپنے
خدا کی صورت مین ہوکے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا
اے بہائیو مسلمانون اب یہہ بیچارے پادری اور
کاتی کست جو وعظ کرتے ہین یہہ ان مسئلون کو
کیا کرین اور اس گولگوا ورمذبذب آیات کو کہ کہین
واحد اور کہین تین اقانیم ایک لکھا ہوا ہے اس سے
صاف آشکارا ہوتا ہے کہ ایسے ویسے یہہ تغیر وتبدیل
رطب ویابس اور نسخ ومنسوخ دیکھکر انکا مغز خیر
کھانے لگتا ہے اور وہ جو مشہور ہے کہ جب کوئی عیسائی
ہوتا ہے تو روح القدس اوسے بولیان بلانے لگتی ہے
سو یہہ وہی تاثیر ہوتی ہے سچ ہے عقل کے دشمن انہین
کہتے ہین آؤ خدا کے واسطے عقل اگر کہین بکتی ہو تو
اوسے خریدو اور اگر یہہ بہی توفیق نہین ہے تو چپکی ہو
رہو اور مشن کو دعائین دیتے رہو مگر یار لوگ کب
مانتے ہین کچھ دھونس بٹہ کرکے اپنا کام نکال ہی لیتے
ہین باوجود اسکے اے پادری صاحب یہہ حال ہے لیکن
بخدا ہم آپکو اپنے بھائی جانتے ہین کیونکہ ہم سب کے
بنی آدم ہین اسی سبب ہم آپکی منت کرتے ہین کہ تو

اصرار کو جانے دو اور تعصب و طرفداری کو بھوز کر دین
حق کی تحقیق کرو اور خدا سے دعا مانگو کہ وہ تمہاری
آنکھین روشن کرے کہ جسے تم وہ نور دین حق یعنی دین
اسلام کا دیکھو اور اس نور الٰہی سے تمہاری آنکھین منور
ہو جائین آمین اور یہ تاریکی شرک اور بدعت اور تین اقایم
دیغرہ کافور ہو جائے اب ذرا کان کھولکر یہ ایک بات
سننا اور اسے یاد رکھنا کہ اسے برہکر تمہین کسی مذہب
اور مشرب مین تسلی نہوگی ای میرے نئے عیسائی بھائی
اگر تو لاکھ مرتبہ اسیطرح جہنم چلتے اور جون بدلے جب تک
تیرا ایمان خدائے واحد لاشریک پر نہوگا تو کبھی تیرے
دلکو آرام نہوگا کیونکہ وحدت خدا کی صفتون مین سے
ایک اعلیٰ درجہ کی صفت تصور کی گئی ہے اور اسکا
موجود ہونا تمام موجودات مین ثابت کیا گیا ہے بلکہ
کل عالم کا انتظام اور قیام اُسی سے متعلق جانا گیا ہے۔
المختصر اب ہم عقاید مکمل لکھتے ہین کہ جسکے دیکھنے سے
اہل نظار کو واضح ہوگا کہ مسلمانون کی دین پاک کی
یہ فضیلت ہے اور خدا تعالیٰ کے یہ صفتین ہین۔
یاد رہے کہ یہہ عقاید مکمل من تصنیفات مولانا مکمل
صاحب کا طبعزاد ہے یہ ایک قصیدہ ہے مولانا مکمل
صاحب پنجاب کے علما و فضلا مین سے ایک عالم ہے بلکہ
اگر ساری جہان مین کہا جائے تو بجا ہے۔ لیکن
افسوس مولانا صاحب لبارضہ فالج مبتلا ہین پانچ
برس سے مولانا کی زبان بند ہے محض تصویر ہو رہے ہین

عقاید مکمل

سب سے اول کہو نعت حمد خدا — جسنے پیدا کئے ہین ارض و سما
پھر لکھون نعت سرور کونین — ہین جو بیشک شفیع روز جزا
پھر ہو رضوان حق صحابہ پر — جن سے قایم ہوی ہی راہ ہدا
اہل سنت کی یہ عقاید ہین — جن پہ ہین متفق سبھی علما
یاد کر انکو اور دل سے مان — اور لوگون کو اپنہ کریگا
پہلے تو اعتقاد کر پختہ — یہ ثبوت حقائق اشیا
کہتے ہین جو کہ انکو وہم و خیال — قول کو اون کے جان وہم و خطا
اور سمجھ اس جہان کو حادث — سر بسر قابل زوال و فنا
نہ یہ پہلے تھا اسطرح موجود — اور نہ پھر اسطرح پہ ہوگا
خالق اسکا ہی صانع بی عیب — واجب اور واحد اور قدیم خدا
زندہ دایم و علیم و قدیر — کہ جو کچھ چاہے جہت ہی کر سکتا
ہی سمیع و بصیر و متکلم — اور صاحب ہی وہ ارادہ کا
ہین صفات اوسکی باقی اور قدیم — نہ تو عین اور نہ غیر ذات و جدا
ذات اوسکی کے ساتھ جو ہی قدم — نہین حادث کو کچھ قیام ذرا
نہ عرض ہی نہ جوہر اور نہ جسم — نہ اوسے شکل و صورت و اجزا
نہ مرکب ہی و نہ ہے معدود — اور نہ محدود ہی بعقل و ذکا
نی زمان مین ہے نہ مکان مین ہے — نہ جہت مین ہے اور ہی سب جا
نہ تو مثل اوسکی اور نہ شبہ و ضد — اور نہ مانند اوسکی ہی وہ یکتا
ہین نصارا جو قایل تثلیث — اوسکا کہتے مسیح کو بیٹا
باپ اور بیٹا اور روح قدس — تینون کو کہتے ہین وہ ایک خدا
ہی سراسر یہ شرک اور بہتان — پاک ہی اس سے رب جل و علا
نہ ظہر اوسکا ہی نہ کوئی معین — نہ کبھی ہے کسی سے وہ ملتا

مستعف ہی وہ باصفات کمال
نہین پوشیدہ اس سے کوئی چیز
خود مدبر ہی خود مقدر ہے
نظر آویگا دن قیامت کے
گرچہ دکھلائی دیوگا بیشک
اوپہ واجب نہین کسی کا حق
ملک بہی اوسکا خلق بہی اوسکی
شرع کی رو سے ہی جو نیک و نیک
ہین فرشتے خدا کے ایک مخلوق
کیکو دو کیکو تین بھی ہین
پہلے جبرئیل اور میکائیل
پہر سرافیل اور عزرائیل
وہی کرتے ہین جو کہا حق نے
اور خدا کی کئی کتابین ہین
اونمین توریت اور زبور انجیل
ہے فقط اسکے پاس جو بیسل
پر ہوئی اونمین اسقدر تحریف
اب بہی کرتے ہین دن بدن تبدیل
آج کل ہے سند فقط قرآن

نہین آہین زوال و نقص کو جا
راز دان بہی نہین ہی اس کا
اور خود ہی وہ خالق اشیا
مومنون کو بلا حجاب و خفا
لیک بی کیف و بی جہت ہوگا
فی غرض اوسکے فعل مین پیدا
کوئی حاکم نہین ہی اوسکے سوا
شرع مین جو کہ ہی برا سو برا
اونکو پر بہی دیئے ہین اونہی نے
چار سی بہی دیا کیکو اورا
جنکا رتبہ بہی ہے جدا جدا
سب کو بخشی ہے منزل و ماوا
حکم بن چھیڑتے نہین تنکا
جنکو اپنے رسل پہ ہے بھیجا
اور قرآن سب سے ہے اعلیٰ
اوسکا مضمون ہی اونہی گو ملتا
کہ نہین اپنہ اعتبار ذرا
پہر ہو کیا اپنہ اعتبار بھلا
یا احادیث افصح الفصحا

شریعت مسیحی اور ضوابط اور شرایط دستور العمل مشن سے ہی کہ جو شخص باین صفت موصوف ہو جیسے تعریف نامی گرامی رجب علی موصوف درج گزشت ہے ایسی صفت کا آدمی شرایط مندرجہ مشن کی رو سے پادری ہو سکتا ہے یا نہین اہل مشن مین سے تو کسی عالم مسیحی نے اوسکا جواب ابتک کچہ نہین لکہا تاہم جناب امام فن مناظرہ اہل کتاب سید ابو المنصور صاحب آپنے جو بفحوائے علم باطنی رجب علی کے پادری ہونے کی جواز مین دلایل پر فضایل سعہ نکات باریک علمی بطور جواب ارقام فرمائے ہین اون کے بیان کی رو سے فقط باطنی منصب کا تو پتا لگ گیا ہے اور مین مولوی صاحب کے علم و ادراک کا مقر اور معترف ہون لیکن میرا جواب اونکا احکام ظاہری کے مقابلہ مین بقول حضرت غالب مرحوم ایسا ہے ؎ بخت مذیم نیک ندیمی کہ چون ازو ۔ پرسم ز آسمان خبر ریسمان دہد ۔ حضرت سلامت اس جواب سے باطنی مدارج کے بابت تو تسلی ہو گئی مگر اطمینان ظاہری کو کیا کرون کہ وہ مجھے چین نہین دیتی جبتک کوئی عالم مسیحی بالصاف و درست حق پسند اسکا جواب نہ لکھے گا تب تک راقم کی نگرانی اور خلجان کر فائدہ نہ پہونچیگا ۔ فقط ۔ راقم مرزا موحد ۔

جواب الجواب

فقیر مرزا موحد محقق نے جو ایک سوال جواب طلب بابت رجب علی پادری لکھنوی بحوالہ گزٹ گورنمنٹ پنجاب درج اخبارات کرایا ہے تعلق اوس سوال کا خاص

الہام ربانی و عقل انسانی

کا بیان مندرجہ پرچہ شمس الاخبار مطبوعہ ۱۴ ۔ مارچ ۷۳ء اس تقریر پر جو اعتراض وارد ہوتی ہین اونپر آگاہی

مہتمم صاحب کی غیر خواہی ہے لہذا اسے اگر خاموش بیٹھنے
کی ہدایت ہے قولہ الہام ربانی انشاے عقل پر مقدم ہے
یہان تقدیم کی تصریح بھی ضرور ہے کہ کونسا مراد ہے
کیونکہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ تنزیل الہام ربانی تکوین
عقل انسانی کی بعد ہے اور عقل محتاج الیہ ہی اوس کے
فہم و امتیاز کی ورنہ ذوی العقول کے تخصیص اُسکی
نزول کے لئے کس لئے اور صفحہ ۳ کی ثمانی ۲۱ سطر کا
فقرہ اوسکا مکذب ہے قولہ ہم اوسی الہام کو الہام
کہینگے جو مدار علیہ اکثر قومون کا ہے۔ یہان پر کاش
یہ قید بھی لگادی ہوتے کہ بشرطیکہ وہ اکثر حمقا اور
بے عقل معاد کے نہون تو کسی معترض کا یہ اعتراض
گنجایش نہ رہتا کہ مثلاً اگر ہزار احمق ایک بات پر
جم جائین اور ایسی حجت پیش کرین جسکو خرد صواب
اندیش مسلم نہ رکھتے ہو۔ اور دس دانشمند اوسکی خلاف
فرماتی ہون اور فرمانا اونکا ٹھیک ٹھیک نیک طور پر
بھی تو اس صورت مین کیونکر کثرت کو ترجیح ہوگی اور
نیز لازم آئیگا کہ کسی نبی کا دین اوسکی زمانہ مین دین
حق نہ ٹھہرے چونکہ ہر عہد مین ایماندار کم گذری ہین
اور منکر بکثرت اور نیز لازم آئیگا کہ توریت کی مقابلہ
مین انجیل الہامی نہ ٹھہری پس اس تقدیر پر خود
مہتمم کی توریت اونہین کے عقیدے کو باطل کریگی اور
یہودیون کی بن پڑیگی۔ صفحہ ۳ قولہ ہمنے اوپر دعوے
کیا ہے مجرد دعوی کافی نہین پہلے دلیل سے ثابت

کر لیا ہوتا قولہ اسمین کچھ شبہ نہین اخر تک یہ بیان
تقریر الہام ربانی کی بیفائدہ ہونے کو بیان کرتی ہے
مگر یہہ ثابت نہین کرتے کہ الہام ربانی کو الہام ربانی
سمجھنے کی کیا سبیل ہے اور یہان الہامی اور غیر الہامی
مین خلط ہو وہان امتیاز کی کونسی راہ ہے قولہ بلکہ
انسان کی عقل الہام کی محتاج ہے یہان پر اسقدر
اور بڑھانا تھا کہ الہام بھی اپنی شناخت کرانے مین
عقل کا محتاج ہے ورنہ جسطرح آفتاب کی روشنی بدون
بینائی کے بیکار قولہ جب بیفائدہ نہین تو ہر صورت
سے عقل پر مقدم ہے بیفائدہ ہونا الہام کا عقل پر
مقدم ہونیکا نتیجہ نہین بخشتا صفحہ ۴۔ قولہ وہ سادہ
دل اور مبارک لوگ جو انجیل کو الہام ربانی خیال
کرتی ہین اس بات سے واقف ہون گے کہ ہماری
مبنی کے نازل ہونے سے اصلی غرض یہہ ہے کہ گمراہون
کو بچائے۔ اس عبارت مین کئے نقص ہین اول
یہہ کہ جس عمدہ سوال کے جواب مین واقع ہنی ایا اوسکا
سائل عیسائی ہے یا غیر عیسائی اور جن اناجیل کا حوالہ
ہے وہ اُسکے نزدیک مسلم الثبوت ہین یا نہین بر تقدیر
اول بتجربہ مہتمم صاحب کا لنبت توبہ کرنیوالون اور ایمان
لانیوالون کی جیسا کہ آگے مذکور ہے صحیح نہین کہ وہ
باوجود عیسائی ہونیکی ہنوز متردد ہے اور نیز جب وہ
باوجود تصدیق اناجیل کے عقلی ثبوت مانگتا ہے تو
اوسکے حق مین اناجیل سے جواب تحصیل حاصل ہے

کو خانہ ویران بنیگا بلکہ کیونکر خوب سوال از آسمان و
جواب از زمین اور انجیل صداقت ہے کہ ان اناجیل کو
مسلم الثبوت نہین جانتا اوسکو دو ایک ایسا اثبات
لائق التفات نہین بلکہ ہر صغیر و کبیر بدیہہ اوسکے
کہ مخالف اپنی کتاب سے جواب دینا دانشمندی کے
خلاف ہے بی بنیاد کی عمارت کیا ضرور بیحد دلیل پر عبث
مردود کیونکہ ہر مذہب والا بت پرست ہو خواہ اختر
پرست اتنی عقیدہ کا ثبوت اپنی کتاب سے دی سکتا ہے
اور الہامی بتا سکتا ہے۔ پس جملہ مذاہب باوجود
تناقص کے سچی قرار پائی اور منادی کرنیوالی ناحق
ٹھہرائے دوسرے اگر صرف حضرت مسیح گنہ گارون کے
بچانیکی لئے آئے تو اور حضرت انبیا کس واسطے تشریف
لائے خود مہتمم صاحب خدا کے کام کو بیفائدہ قرار
دینا کفر کے برابر بتا چکے ہین تیسرے جو حوالہ دئے
ہین وہ حضرت مسیح کا نجات دہندہ ہونا ہمین بتاتے
ہین بلکہ متی کی ۱۹ باب کے ۱۷۔ آیت اور مرقس کی
۱۰ باب کی ۲۷۔ آیت اور اوسیکی ۱۱ باب کی ۲۶
آیت اور یوحنا کے ۵ باب کی ۳۰ آیت اور متی
کی ۷ باب کی ۱۴ آیت مہتمم صاحب کے عقیدے کو
باطل کرتی ہے چوتھی مہتمم صاحب جس نجات پانیکو
اپنا مشاہدہ از روی عقل و تجربہ کے بیان کرتے
ہین نہین معلوم کہ وہ نجات کون سی مراد ہے اس
واسطے کہ عذاب آخرت سے نجات پانا آخرت پر منحصر ہے

مسلم
اوسکا حال مرنیکے بعد کھلیگا اور مہتمم صاحب بوسوسات
تحریر فرمائین وہ خصوصیت پر دال نہین کیونکہ ہر نبی کے
عہد مین جو ایمان لایا یا تحول حال سے وہ مقبول ہوا اور
منکر مردود ہوا اور ہر مذہب مین لاکھون بدکار تائب
ہوکر اپنی مذہب کے موافق نیک طور پر گذران کرتے
ہین اور ہر مذہب مین یہ عقیدہ ہے کہ توبہ کرنے اور
ایمان لانیکے بعد پچھلے گناہون سے باز پرس نہوگی
جیسا کہ ہماری پیغمبر صاحب فرماتے ہین التائب من الذنب
کمن لا ذنب لہ۔ جو اس تحقیق کے برابر کوئی کام مفید
عام نہین کہ دنیا ناپائیدار اور نجات ابدی کا اسی
پر مدار لہذا مہتمم صاحب کی خدمت مین گذارش ہے
کہ ایسے لچر اور کمزور تقریر سے کام نہین نکلتا بلکہ
مضحکہ کو جگہہ ہے۔ آپ براہ نوازش اس بارہ مین
جہان تک کتابون سے خواہ اور بڑے پادری صاحبون
سے اس تحقیق کو ہم پہونچا سکین ہم پہونچا کر خوب
مدلل سیر درقم کیجئے کہ ہم لوگ تہ دل سے مشتاق
ہو رہے ہین کیونکہ جو بات کبھی دیکھنے مین نہین آتی
اور حیرت انگیز ہوتی ہے البتہ اوسکی زیارت اور سماعت
کا ہر کوئی مشتاق ہوا کرتا ہے فقط۔

راقم سید فراز علی

کتاب میزان الحق کی تیسرے باب کی چوتھی فصل مین کے مطاعن کا جواب

بخدمت مہتمم اخبار منشور محمدی۔

مضمون مندرجۂ ذیل جو پادری فانڈر صاحب کی مشہور اعتراضون کے جواب مین ہے درج اخبار فرمائے۔ بندہ چراغ علی ۳۔ محرم ۹۰ھ ہجری

پادری فانڈر صاحب جو میزان الحق (ص ۲۶۲) مین سورہ احزاب کی آیۃ۔ انا احللنا لک ازواجک ۔۔۔ خالصۃ لک من دون المومنین ۔۔۔ نقل کرکے فرماتے ہین۔ قرآن کے اس قول کے موافق جو سورۂ نسا کی اوائل مین ہے نہی ہوی تھی کہ تابعان محمد مین کوی شخص چار عورت سے زیادہ نکاح مین نہ لاوے پس محمدؐ نے سورۂ احزاب کے آیۂ مذکورہ مین اپنے لئے اک خاص اذن وارد کرلیا تاکہ اسکی بیبیان اور لونڈیان اسپر حلال ہون

جواب جبکہ عنایت الٰہی اور لطف ربانی ملک عرب مین اون کے رسوم وعادات معاشرت اور امور تدبیر منزل اور سیاست کی اصلاح پر متوجہ ہوی اور عقاید اور اخلاق کی تکمیل سے فراغت کرکے رسوم مناکحت اور اقسام زنان محارم خصوصًا تعداد ازواج مین احکام الٰہی کے صدور کا وقت آیا تو عرب کے زمان جاہلیت کے رسوم و عادات کی اصلاح (جنکے نسبت غالبًا حضرت موسیٰ وعیسیٰ نے بھی باآنہمہ ارشاد وہدایت خلق واصلاح مور کوئی تجویز نہین فرمائے تھے) اسطور پر ظاہر ہوی کہ کثرت ازدواج کو رسم کی نسبت ایک امر مباح حکمت کا دیگیا اور بشرط عدالت چار تک عدد ازدواج مقرر کرکے بھی کراد رکھے بھلوسے قید اور بند کرکے جایز قرار دیا چونکہ اوس وقت تک جناب پیغمبر نے ملک کے رسم اور رواج کے دستور کے موافق حد ازدواج مین کثرت کی تبی نواہی حکم واصلاح کی رعایت سے انکو بھی آیندہ کے لئے قطعی ممانعت کی گئی لایحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بھن من ازواج۔ الّا جو ازواج اوس وقت تک رہین (یعنی جسوقت تک کہ عرب کی رسوم متعلقہ ازدواج مین اصلاح وتہذیب کی گئی) ہوچکی تھین اون کے حلال اور جایز ہونے پر جیسا کہ وہ ملک کے رسم کے موافق جایز تھین ایک ضابطہ کا حکم دیاگیا اور تنزیل مین اسکی علت منصوص فرمائی چنانچہ آیۂ انا احللنا لک ازواجک الآیۃ۔ اسی حکم کو ظاہر کرتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس آیت نے جو ازواج اس وقت تک عقد نکاح پیغمبر مین آچکی تھین انکی حلت کو ظاہر فرمایا۔ اور چونکہ ازواج کی تعداد بلحاظ شرعی یعنی عدد چہار کی مقرر ہونے سے پہلے اس حد سے متجاوز ہوچکے تھے لہذا اسی عدد کو جو اسوقت مجتمع تھا حلال قرار دیا اور اسکے بعد اور علاوہ کسی نئی زوجہ کے زیادہ کرنے یا انمین سے کسی کے عوض قایم کرنے کی ممانعت صریح صادر فرمائی۔ پس اس آیت کا حکم کوئی نئی بات پیدا نہین کرتا بلکہ محض ایک ضابطہ کا حکم ہے کہ جو کچھ نزول آیۂ اوائل سورۂ نسا کے پہلے

شورٰی نمبر ۲

ہے اسکو جائز قرار دیا ہے اور محض گذشتہ
امر کی صورت کو بحال ٹھہراتا ہے۔ نہ کہ کسی نئی بات کے
ایجاد کو جایز کیا ہو یا کسی امر غیر موجود کے پیدا ہونیکا حکم دیا
ہو یا اسکی وجہ سے آیندہ کے لئے کسی نئی بات کا استحقاق
قایم ہوا ہو۔ پس جبکہ یہ صورت اور منشا اس حکم کے ہے تو
اسکو حکم اوائل سورہ نسا کے خلاف سمجھنا غلط فہمی ہے۔
پادری صاحب نے یہہ دیکھہ لیا کہ سورہ نسا، ۴ پارہ
مین اور احزاب ۲۲ مین ہے تو اونکو ایسی بدگمانی کرنیکا
موقع ملگیا مگر محقق کی نظر مین ازواج کے متعلق کے
آیات اور احکام قریب العہد بلکہ ہمعصر ہین۔
اب اسپر صرف اتنی شبہ کی گنجایش باقی ہے کہ اگر
سورہ احزاب والی آیت صرف اتنا ہی کرتی ہے کہ جتنی
عورتین نصاب شرعی کے مقرر ہونے تک جناب پیغمبر کے
پاس موجود تہین صرف اونکی حلت ظاہر کرتی ہے اور
کوئی نیا حکم یا جدید استحقاق قایم نہین کرتی تو پھر خالصۃً
لک من دون المومنین سے کیا مراد ہے۔
اسکا جواب یہ ہے کہ جب کثرت ازواج کے اک حد خاص
(اور وہ بھی شرط عدالت سے مشروط) مقرر کی گئی
تو جو لوگ زاید از نصاب شرعی پر قابض تھے انکو عدد
زائد سے کنارہ کرنا پڑا تھا۔ (چنانچہ ایک خبر مین ہے
عن ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ
عشرۃ نسوۃ فی الجاہلیۃ فاسلمن معہ فقال النبی ﷺ
امسک اربعا وفارق سائرہن۔ رواہ احمد

والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن نوفل بن معاویۃ
قال اسلمت وعندی خمس نسوۃ فقالت النبی ﷺ
فقال فارق واحدۃ وامسک اربعا۔ رواہ
فی شرح السنۃ۔) مگر چار تک انکا عدد معین
تھا نہ کہ منکوحات کی تعیین و تخصیص۔ اور انکو
اختیار تھا کہ در صورت طلاق یا وفات کے اور عورتون
سے عدد کی تکمیل کر سکتے تھے۔ مگر جناب پیغمبر ﷺ کے حق
مین اس تعداد موجود کی تعیین اور تخصیص نسبت
اشخاص و منکوحات بھی یعنے وہی خاص عورتین جو
اسوقت تک ہو چکی تہین وہ جائز اور حلال ہین الا
انمین سے کسی کے وفات پر یا (اگر ہو سکے تو) طلاق
پر جائز نہ تھا کہ اوسکا بدل اور کوئی عدد قایم ہوتا
لا یحل لک النساء من بعد ولا ان تبدل بہن من
ازواج۔ پس یہی تخصیص تھی جو من دون المومنین
تھی۔ اور یہہ تخصیص تو ایک گونہ کیا بلکہ بہت سے
ممانعت اور قید کی صورت مین تھے نہ کہ آزادی اور
خود مختاری کی حالت مین۔ کیونکہ عوام مسلمین کے لئے
صرف عدد کا تعین تھا نہ کہ منکوحات کا اور ممکن ہے کہ
موت یا طلاق کی صورت مین ہمیشہ اول بدل ہوتا رہے
اور پیغمبر ﷺ کے حق مین تخصیص تھی منکوحات کی اور اس
تعیین کی وجہ سے امر نکاح مین وہ خود مختار نہ رہے بلکہ
عدد نکاح اور منکوحات دونون مین قید لگ گئی اور
جو آزادی عوام مسلمین اور تمام قوم کو حاصل تھی آپ سے